اپنی بنا پر طلاق ہونے والی عورت سے شادی کرنا

هل يتزوج من تطلقت لأجله ؟

[أردو - اردو - urdu]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

اپنی بنا پر طلاق ہونے والی عورت سے شادی کرنا

میری تیرہ برس قبل شادی ہوئی اور میرے تین بچے بھی ہیں، تقریبا دو برس سے میں اپنی بیوی کے بستر سے علیحدہ ہوں اور اس کے علاوہ میری بیوی بہت موٹی بھی ہو گئی وہ اپنا خیال بھی نہیں کرتی، ڈیڑھ برس سے میرا ايك شادی شادہ عورت سے تعلق بنا ہے اور یہ عورت مجھ سے بہت زیادہ محبت کرنے لگی ہے حتی کہ اس نے اپنے خاوند اور دونوں بچیوں کو بھی چھوڑ دیا ہے اور اسے ايك طلاق بھی ہو چکی ہےز
جب سے اسے طلاق ہوئی ہے وہ مجھ سے زیادہ تعلق رکھنے لگی ہے حتی کہ وہ مجھ سے ملنے کے لیے اپناشہر چھوڑ کر میرے شہر میں آئی ہے اور چند ایام میرے ساتھ رہ رہی ہے (میرے بیوی بچے دوسرے شہر میں ہیں) وہ عورت مجھ سے روزانہ فون اور اي میل پر رابطہ کرتی ہے.
ہمارا کئی بار شادی کرنے پر اتفاق ہوا لیکن ہر بار اپنے بچوں اور گھر کی تباہی کا سوچ کر میں پیچھے ہٹ جاتا ہوں، لیکن مجھے اس عورت پر بھی بڑا ترس آتا ہے کیونکہ اس نے میرے لیے اپنی زندگی اور بچیوں کی قربانی دینے سے بھی گریز نہیں کیا (حالانکہ میں نے اسے طلاق لینے کا نہیں کہا تھا) میں اس عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن میں یہ بھی نہیں بھول سکتا کہ وہ مجھ سے قبل کسی اور شخص کی بیوی تھی جو اس سے جنسی تعلقات قائم کرتا رہا ہے.
اب رمضان المبارك سے میں نے دینی امور کا التزام کرنا شروع کر دیا اور ساری نمازیں باجماعت مسجد میں ادا کرتا ہوں کسی نماز سے پیچھے نہیں رہتا، اور قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوں، اور صدقہ و خیرات بھی، اور اب میرا اخلاق بھی پہلے سے بہت بہتر اور اچھا ہو گیا ہے، اور اب وہ عورت بھی بہت اچھی ہو گئی ہے، مجھے اللہ سے ڈر لگتا ہے کہ میں کہیں اس عورت کی پہلی زندگی تباہ کرنے کا سبب تو نہیں بنا، اور میں اس کے ساتھ اپنی دوسری بیوی کی طرح زندگی بسر کرنا چاہتا ہوں، لیکن مجھے اپنا گھر تباہ ہونے کا خطرہ ہے، اور میں اس کی پہلی شادی نہیں بھول سکوں گا.
برائے مہربانی میری راہنمائی کریں، کیونکہ مجھے ضمیر کی ملامت درپیش ہے جس کی بنا پر میری عبادت بھی خراب ہو جاتی ہے، یہ علم میں رہے مالی طور پر میں شادی کرنے کی استطاعت رکھتا ہوں.

الحمد لله:

اول:
ان لوگوں پر بہت تعجب ہوتا ہے جو ہلاکت و تباہی کی راہ پر چل پڑتے ہیں.

اور ان لوگوں پر بھی افسوس ہوتا ہے جو ہر اس وادی میں کودنے کی کوشش کرتے ہیں جہاں فانی اور ختم ہونے والی لذت یا وہمی سعادت ہو.

جسے اللہ سبحانہ و تعالی نے گھر اور اولاد کی نعمت سے مالا مال کیا ہو؛ لیکن وہ اس پر راضی و مطمئن نہ ہو بلکہ وہ لوگوں کی سعادت و خوشی اور گھر تباہ کرنے سے سکون حاصل کرے اور راضی و مطمئن ہو مجھے نہیں معلوم کہ وہ کونسی سعادت حاصل کر رہے ہیں، اور کس راستے پر چل رہے ہي ؟!

پھر عزیز سائل آپ کو یہی ہے نا کہ آپ اپنی بیوی اور بچوں کی ماں کو یہی الزام دیتے ہو کہ وہ بہت موٹی ہو گئی ہے لیکن اس کی عزت میں شك نہیں کرتے کہ وہ عفت و عصمت کی حفاظت نہیں کرتی!!

بہت تعجب کی بات ہے کہ جب شیطان انسان کے لیے اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو مزین کر کے پیش کرتا ہے اور اسے اللہ کی حلال کردہ سے ہر طرح سے روکتا ہے!!

اور آپ کی بیوی کا کون خیال کریگا حالانکہ آپ نے اسے ایك لمبے عرصہ سے چھوڑ رکھا ہے، اور پھر تم اس پر ہی بس نہیں کر رہے بلکہ تم اس سے دور کسی اور شہر میں بسنے لگے ہو اور آپ کی بیوی اور بچے کسی دوسرے شہر میں؟!!

کیا گھر ایسے ہوتے ہیں اور گھر ایسے بستے ہیں؟!! کیا آپ اپنے خاندان اور فیملی کی دیکھ بھال اس طرح کر رہے ہیں جسے اللہ تعالی نے آپ کی ذمہ داری اور کفالت میں دیا ہے؟!!

اور اگر فرض کر لیا جائے کہ کسی شخص کو اس کی پہلی بیوی کافی نہ ہو، یا پھر وہ اس کے کسی معاملہ میں کوتاہی کرتی ہو تو اللہ سبحانہ و تعالی نے ہم ۔ مسلمانوں ۔ پر وسعت کی ہے کہ ہمارے لیے چار بیویاں مباح کی ہیں، جو بیویوں اور بچوں کی دیکھ بھال کے مقابلہ میں ایك دوسری کی کمی کو پوری کریگی.

لہذا اپنے نفس کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے اس پر نظر نہ رکھیں جس کا اللہ نے دوسروں پر احسان کیا ہے، یا ہم پر اسے فضیلت دی ہے چاہے وہ بیوی ہو یا اولاد یا مال.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:
اور اس چیز کی آرزو نہ کرو جس کے باعث اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر بزرگی دی ہے، مردوں کا اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا، اور عورتوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا، اور اللہ تعالی سے اس کا فضل مانگو، یقینا اللہ تعالی ہر چیز کا جاننے والا ہے " النساء (٣٢).

اور جب اللہ تعالی نے ہم پر حلال کا احسان کیا اور حلال میں ہی کفایت ہے، تو پھر اپنے نفس کی عفت اور اس کی ضرورت پوری کرنے کے لیے غلط راستہ اختیار کرنے کی کیا ضرورت ہے؛ صرف یہی ہو سکتا ہے جب انسان کی خواہش اور ارادہ شہوات کے پیچھے بھاگنے کا ہو ؟!!

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
" جس کسی نے بھی کسی کی بیوی کو اس کے خاوند یا غلام کو اس کے مالك پرخراب کیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (٢١٧٥) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ايك روايت ميں ہے ابو ہريره رضى الله تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى الله عليہ وسلم نے فرمايا:
" جس كسى نے بهى كسى كى بيوى يا اس كے غلام كو خراب كيا تو وه ہم ميں سے نہيں ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (٥١٧٠) علامہ البانى رحمہ الله نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

شيخ عبد العظيم آبادى رحمہ الله كہتے ہيں:
" من خبب " پہلى باء پر شد كے ساتھ: معنى يہ ہے كہ اسے خراب كيا اور دهوكہ ديا.

" امراة على زوجها " اس كى بيوى كے سامنے اس كے خاوند كے عيب بيان كرے، يا پهر كسى اجنبى مرد كے اوصاف بيان كرے"

ديكهيں: عون المعبود (٦ / ١٥٩).

اور ان كا يہ بهى كہنا ہے:
" من خبب زوجة امرئ " يعنى اسے دهوكہ ديا اور اسے خراب كيا، يا اس سے شادى كرنے كے ليے يا كسى دوسرے سے شادى كرنے كے ليے اسے طلاق لينے كا كہا "

ديكهيں: عون المعبود (١٤ / ٥٢).

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ الله سے دريافت كيا گيا:

ايك امام نے ايك عورت كو اس كے خاوند پر خراب كر ديا حتى كہ اس عورت نے اپنے خاوند كو چهوڑ ديا اور وه امام اس سے خلوت كرنے لگے تو كيا اس كے پيچهے نماز ادا كرنى جائز ہے، اور اس كا حكم كيا ہے ؟

شيخ الاسلام كا جواب تھا:
" مسند احمد ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے مروى ہے آپ نے فرمايا:
" جس نے بھى كسى عورت كو اس كے خاوند خراب كيا، يا غلام كو اس كے مالك پر خراب كيا تو وہ ہم ميں سے نہيں "

اس ليے آدمى كى خاوند اور بيوى كے مابين عليحدگى كرانے كى كوشش كرنا بہت شديد قسم كا گناہ ہے، اور يہ جادوگروں كے افعال ميں شامل ہوتا ہے، جو كہ شيطانوں كے سب سے بڑے افعال ميں ہے، خاص كر جب عورت كو اس كے خاوند پر خراب اس ليے كيا جائے كہ وہ اس سے خود شادى كر لے اور اس كے ساتھ ساتھ اس عورت سے خلوت پر اصرار ہو، اور قرائن اس كے برعكس دلالت كريں.

اس طرح كے شخص كو مسلمانوں كا امام نہ نہيں بنانا چاہيے حتى كہ وہ توبہ كر لے، اگر توبہ كرے تو اللہ اس كى توبہ قبول كريگا، اور اگر كسى عادل و راہ مستقيم پر چلنے والے شخص كے پيچھے نماز ادا كرنا ممكن ہو تو اس كو امام بنايا جائے اور فسق و فجور كا ارتكاب كرنے والے شخص كے پيچھے بغير كسى ضرورت كے نماز ادا نہ كى جائے " واللہ اعلم

ديكھيں: مجموع الفتاوى (٢٣ / ٣٦٣).

ابن قيم رحمہ اللہ كہتے ہيں كہ:
" ايسا كرنے والے پر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے لعنت فرمائى اور اس سے برات كا اظہار كيا ہے، اور يہ كبيرہ گناہوں ميں شمار ہوتا ہے، جب نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے كسى شخص كى منگنى پر منگنى كرنے اور كسى بھائى كا كسى چيز كا ريٹ لگانے كى صورت ميں دوسرے كا ريٹ لگانے پر منع كيا ہے تو پھر جو شخص خاوند اور بيوى يا مالك اور لونڈى كے مابين عليحدگى كرانے كى كوشش كرے تا كہ وہ ان سے اپنا تعلق قائم كر سكے تو اس كى حالت كيا ہو گى.

اور اس طرح کی صورت کے عاشق اور ان کے معاونین دیوث ہیں جو اسے گناہ شمار نہیں کرتے؛ اس عاشق کی طلب میں اپنی معشوق سے ملنا اور خاوند اور مالك میں شراکت کرنا ہے اس میں تو گناہ کے علاوہ دوسرے پر ظلم بھی ہے جو فحاشی کے گناہ سے کم نہیں اگر اس پر شك نہ ہو، اور پھر فحاشی سے توبہ کرنے سے دوسرے کا تو حق ساقط نہیں ہو جاتا کیونکہ توبہ تو اللہ کے حق کو ساقط کرتی ہے، لیکن بندے کا حق تو باقی ہے، وہ روز قیامت اپنے حق کا مطالبہ کر سکتا ہے، کیونکہ خاوند پر اس کی محبوب بیوی کو خراب کرنا اس کے بستر پر زیادتی کرنا ہے جو اس کے سارا مال چھیننے کے ظلم سے بھی شیدید ہے، اسی لیے اسے اس سے سارا مال چھن جانے سے بھی زیادہ اذیت و تکلیف ہوتی ہے، اور اس کے نزدیك تو یہ اس کا خون بہانے کے برابر بھی نہیں بلکہ اس سے بھی زیاد ہے.

اس فحش کام سے زیادہ اور کونسا ظلم ہو سکتا ہے جس کا گناہ زیادہ ہو، مظلوم شخص کو روز قیامت کھڑا کر کے کہا جائیگا تم ظالم کی نیکیوں سے جتنی چاہو لے لو، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
" تمہارا کیا گمان ہے ؟ ! یعنی تم کیا خیال کرتے ہو کہ اس کی کوئی نیکی باقی بچے گی.

اور اگر اس کے ساتھ یہ بھی ہو کہ وہ اپنے پڑوسی پر ظلم کرنے والا ہو، یا پھر اپنی کسی رشتہ دار یا محرم پر ظلم کرے، تو ظلم میں تعدد ہوگا، اور رشتہ دار سے قطع تعلقی کرنا اور پڑوسی کو اذیت دینا تو یقینی ظلم ہے، اور پھر قطع رحمی کرنے والا تو جنت میں داخل نہیں ہو گا، اور نہ ہی وہ شخص جس کی اذیت اور برائیوں سے اس کا پڑوسی بھی محفوظ نہ رہے "

دیکھیں: الجواب الکافی (١٥٤).

بیوی کو خاوند کے لیے خراب کرنے کا مقصد یہی نہیں کہ آپ اس کو طلاق حاصل کرنے کا کہیں، بلکہ یہ بھی خاوند کے لیے بیوی کو خراب کرنے میں شامل ہوتا ہے کہ آپ اس کے احساسات و شعور کو چھیڑنے کی

کوشش اور اس سے تعلق قائم کرنا تو سب سے بڑی خرابی ہے، اور لوگوں میں اس کی کوشش کرنا سب سے بڑا جرم ہے.

جی ہاں - میرے سائل بھائی - آپ نے جب اس عورت سے تعارف کیا اور اس سے رابطہ کیا حتی کہ اس نے اپنا گھر تباہ کر لیا جو آپ سے بہت بڑا جرم سرزد ہوا ہے، اور اس عورت نے بھی اپنے خاوند کو چھوڑ کر کسی اور مرد سے تعلق قائم کر کے بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا ہے، اور یہیں پر بس نہیں کی بلکہ اپنے خاوند سے طلاق بھی لے لی، اور اپنے ہاتھوں سے اپنا گھر تباہ کر بیٹھی، اور اس نے ایسی چیز کا مطالبہ کیا جو اس کے لیے حلال نہ تھی.

ثوبان رضی اللہ تعلی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
" جو عورت بھی اپنے خاوند سے بغیر کسی سبب کے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے تو اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (٢٠٥٥) سنن ترمذی حدیث نمبر (١١٨٧) سنن ابو داود حدیث نمبر (٢٢٢٦) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ہم امید کرتے ہیں کہ اس جواب کو پڑھنے اور اس سزا کو معلوم کرنے والے ہر شخص کے دل میں اللہ تعالی حرمتوں کو پامال کرنے کی سزا کی ہیبت ڈال دے، اور دوسری جنس کے ساتھ تعلقات قائم کرنے اور بات چیت کرنے میں تساہل کرنے والے شخص میں اس سے ڈر پیدا کر دے، ہم نے کئی بار کئی سوالات کے جوابات میں اس چیز کی حرمت کے متعلق اہل علم کی کلام بھی ذکر کی ہے.

اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (٢٦٨٩٠) اور (٥٢٧٦٨) اور (٦٦٢٦٦) اور (٥٩٩٠٧) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

اسی طرح ہم امید کرتے ہیں کہ یہ چیز اس کے لیے خالص اور سچی توبہ کا باعث بنےگی، اور اللہ کی طرف رجوع کرنے کا باعث ہوگی، اور اللہ سے اپنے کیے کی معافی و بخشش کی طلب کر سکے، اور بالآخر مظلوموں کو ان کے حقوق واپس کرنے کا باعث بنے.

میرے بھائی آپ کو علم ہونا چاہیے کہ جب بندہ صدق دل سے توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے، اور پھر اللہ کی رحمت کے دروازے تو مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہونے تك کھلے ہیں، بلکہ اکثر طور پر بندہ معصیت کے بعد توبہ کر کے پہلے سے بہتر ہو جاتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:
" کہہ دیں اے میرے وہ بندوں جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں، یقینا اللہ تعالی سارے گناہ بخش دینے والا ہے، یقینا وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے، اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی اطاعت کرو لو قبل اس کے کہ تمہیں عذاب ہو پھر تمہاری مدد نہیں کی جائیگی " الزمر (٥٣ - ٥٤).

اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے:
" یقینا اللہ تعالی توبہ کرنے اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے " البقرۃ (٢٢٢).

دوم:
سچی اور خالص توبہ کی شروط میں شامل ہے کہ مظلوم کے حقوق واپس کیے جائیں، کیونکہ جب تك مظلوم کا حق واپس نہ کیا جائے اور آخرت سے قبل مظلوم شخص اپنا حق نہ لے لے مؤاخذہ ساقط نہیں ہوتا.

اس لیے اس عورت پر واجب و ضروری ہے کہ وہ اپنے گھر واپس جائے اور اپنے سابقہ خاوند سے معذرت کر کے اس کے پاس ہی رہے، اور اس میں اسے اپنے رشتہ داروں کو واسطہ بنا کر لے جانا چاہیے، اور اگر یہ معاملہ اور مقدمہ قاضی کی عدالت میں لے جایا جائے تو قاضی اس عورت

کے ساته عقد نکاح اس وقت تك جائز قرار نہیں دے گا جب تك وہ توبہ نہ کر لے اور اپنے خاوند کے پاس واپس نہ چلی جائے.

الموسوعہ الفقهية میں درج ہے:
" فقہاء کرام نے صراحت کے ساته بیان کیا ہے کہ اس پر تنگی کی جائے اور اس کی ڈانٹ ڈپٹ ہو، حتی کہ مالکی حضرات تو خاوند پر بیوی کو خراب کرنے والے کے ساته ابدی طور پر نکاح کو حرام قرار دیتے ہیں، تا کہ اسے بهی وہی سزا ملے جو اس نے اس کے خاوند کے ساته کیا ہے، تا کہ لوگ اسے بیویوں کو خراب کرنے کا وسیلہ ہی نہ بنا لیں " انتہی

دیکهیں: الموسوعہ الفقهية (٥ / ٢٥١).

اور پهر وہ شادی جس کی ابتدا ہی اللہ کی معصیت و نافرمانی سے کی جائے وہ کبهی کامیاب نہیں ہو سکتی، اور بطور سزا وہ اس کے لیے خلاف ہی گی.

اس لیے اگر خاوند معاف کر دے تو الحمد للہ، اور اگر انکار کر دے اور اسے اپنی بیوی نہ بنانا چاہے تو پهر اس صورت میں آپ دونوں کے لیے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن آپ کو ہر وقت اللہ سے معافی و بخشش طلب کرنے کا احساس رہنا چاہیے.

جمہور علماء کرام کے خیال میں بیوی کو خراب کر کے طلاق حاصل کرنے کے بعد اس سے عقد نکاح کرنا صحیح ہے، لیکن اسے خاوند کے لیے بیوی کو خراب کرنے کا گناہ ضرور ہو گا، اور راجح قول بهی یہی ہے، لیکن بعض مالکیہ اور حنابلہ نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے اس عقد نکاح کو باطل قرار دیا ہے.

چنانچہ حنبلی کتاب الاقناع (٣ / ١٨١) میں درج ہے:
" اور ایسے شخص کے متعلق جس نے بیوی کو اس کے خاوند کے لیے خراب کر دیا اور اس کے مخالف کیا کہا ہے:

اسے سخت ترین سزا دی جائیگی، امام مالك اور مام احمد وغیرہ کے ایك قول میں اس کا نکاح باطل ہو گا، اور ان میں علیحدگی کرانا واجب ہے " انتہی

اور الموسوعۃ الفقھیۃ (١١ / ١٩ - ٢٠) میں درج ہے:
" اس مسئلہ کا بیان کرنے میں مالکیہ منفرد ہیں اور اس کی صورت یہ ہے کہ:
کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی بیوی کو خراب یعنی اس کے مخالف کر دے، اور اس کے نتیجہ میں طلاق ہو جائے پھر وہ خراب کرنے والا شخص اس عورت سے خود شادی کر لے.

انہوں نے بیان کیا ہے کہ: دخول سے قبل اور بعد میں یہ نکاح فسخ ہو جائیگا اس میں کوئی اختلاف نہیں، بلکہ اس میں اختلاف ہے کہ آیا اس مفسد یعنی بیوی کو خراب کرنے والے کے لیے اس کے ساتھ ابدی طور پر نکاح کرنا حرام ہو گا یا نہیں اس میں ان کے دو قول ہیں:

پہلا قول: اور مشہور بھی یہی ہے - اس پر ابدی حرام نہیں بلکہ جب وہ اپنے پہلے خاوند کے پاس واپس جائے اور وہ اسے طلاق دے دے، یا پھر وہ اس کے پاس ہی رہے اور خاوند فوت ہو جائے تو اس خراب کرنے والے کے لیے اس عورت سے نکاح کرنا جائز ہو گا.

دوسرا قول:
اس کے لیے ابدی حرام ہو گی، یہ قول یوسف بن عمر نے بیان کیا ہے جیسا کہ شرح الزرقانی میں بیان ہوا اور متاخرین میں سے کئی نے فتوی دیا ہے.

اس کے ساتھ یہ ہے کہ مالکیہ کے علاوہ دوسرے فقھاء نے اس مسئلہ کی صراحت نہیں کی لیکن اس میں حکم حرمت کا ہے جیسا کہ اوپر والی سابقہ حدیث سے معلوم ہے " انتہی

اور كتب ائمۃ الدعوۃ النجديۃ (٧ / ٨٩) ميں درج ہے:

شيخ عبد اللہ بن الشيخ محمد رحمہما اللہ سے دريافت كيا گيا:
ايك شخص نے كسى عورت كو اس كے خاوند كے خلاف كر كے اس سے خود شادى كر لى تو اس كا حكم كيا ہے ؟

شيخ كا جواب تھا:
" دوسرے شخص كا نكاح جس نے بيوى كو خاوند كے خلاف كيا ہے وہ نكاح باطل ہے، اور اس سے عليحدگى كرنا ضرورى ہے؛ كيونكہ اس نے ايسا كر كے اللہ كى نافرمانى كى ہے . انتہى

آپ كى سچى توبہ اور اللہ كے ساتھ صدق كے ساتھ ہم اميد كرتے ہيں كہ آپ كو اس عورت سے شادى كرنے كى توفيق دے ليكن شرط يہ ہے كہ جب وہ عورت اپنى اصلاح كر لے جو اس نے اپنے پہلے خاوند كے ساتھ خرابى كى ہے.

اور رہا يہ مسئلہ كہ وہ آپ كے علاوہ كسى اور كى بيوى رہى ہے، اور ان دونوں ميں مياں اور بيوى كے تعلقات قائم تھے تو يہ ايك ايسا وسوسہ ہے جس كى حقيقت ميں كوئى قدر و قيمت نہيں؛ آزاد شخص جس سے نفرت كرتا ہے وہ يہ ہے كہ عورت كسى كے ساتھ حرام تعلقات سے اپنے آپ كو پراگندہ كرے، ليكن اللہ نے اپنے بندوں كے ليے جو حلال اور مشروع كيا ہے اس سے نفرت كرنے كى كوئى گنجائش اور وجہ نہيں ہے!!

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:
" اگر وہ (رسول صلى اللہ عليہ وسلم) تمہيں طلاق دے ديں تو بہت جلد انہيں ان كا رب تمہارے بدلے تم سے بہتر بيوياں عنايت فرمائےگا، جو اسلام والياں، ايمان والياں، اللہ كے حضور جھكنے والياں، توبہ كرنے والياں، عبادت بجا لانے والياں، روزے ركھنے والياں ہوں گى بيوہ اور كنوارياں " التحريم (٥).

چنانچہ اس آيت ميں اللہ سبحانہ و تعالى نے بيوہ عورتوں سے شادي كرنا بھى اسى طرح نعمت قرار دى ہے جس طرح ايك كنوارى سے شادى كرنا نعمت ہے.

پھر آپ كو اولاد ضائع ہونے كا جو خدشہ لاحق ہے وہ تو وارد ہے جس كے بارہ ميں آپ كو سوچنا اور غور و فكر ضرور كرنا ہو گا كہ پہلى شادى كے بعد دوسرى شادى كرنے سے ان كا كيا ہو گا؛ ہم يہ اميد كرتے ہيں كہ جب آپ اس يا كسى اور عورت سے شادى كريں تو آپ پہلے گھر كو تباہ كر كے اپنا دوسرا گھر مت بنائيں جس ميں آپ كى پہلى بيوى اور بچے رہتے ہيں.

بلكہ جو شخص اس ميں پڑنا چاہتا ہو اور اس كا تجربہ كرنا چاہے تو اس كے پاس حكمت و عقل و دانش ہونى چاہيے جو اس كے گھر كو چلانے ميں ممد و معاون ثابت ہو، اور اس كى ديكھ بھال ميں معاونت كرے، اور اس كے پاس بيويوں ميں عدل و انصاف بھى ہونا چاہيے، اور ہر بيوى كو اس كا حق ادا كرنا ہو گا، كہ كسى كا كوئى حق باقى نہ رہے كہ كل روز قيامت اس سے اللہ كے سامنے اس حق كا مطالبہ كرنے لگے.

عرب كے ايك شخص جس كى ايك سے زائد بيوياں تھيں سے كہا گيا: تم ان سب كو كيسے جمع كرنے پر قادر ہوئے ؟

تو اس كا جواب تھا:
ہم نوجوان تھے جو انہيں ہم پر صبر دلاتا تھا، اور ہمارے پاس مال بھى تھا جو انہيں ہمارے ليے صبر دلاتا، پھر حسن خلق باقى رہا تو ہم حسن اخلاق كے بھى مالك ہيں اور ہم زندگى بسر كر رہے ہيں !! "

ديكھيں: عيون الاخبار (١ / ٣٩٦).

اللہ تعالى سے دعا ہے كہ وہ آپ دونوں كو معاف كرے اور توفيق سے نوازے.

واللہ اعلم .